وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

اور

عصرِ حاضر

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو وجانیاں، حیدرآباد وچھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

الله

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اللہ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ ایک ایسا موضوعِ علم ہے جس نے ہر دَور میں اپنی صداقت کا لوہا منوایا ہے، جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا، علم وتحقیق میں وسعت آتی گئی، سیرتِ طیبہ کے بے شمار مخفی گوشے سامنے آئے۔ جب بین الاقوامی ادارے قائم ہونا شروع ہوئے تو یہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہی تھی جس نے اِن اداروں کو اُصول وضوابط، انسانی مسائل کے حل کے طریقے اور لوگوں کی آزادی، امن وسلامتی اور حقوق کے تحفظ کی ضمانت دینے کے معیار فراہم کئے۔

عصر حاضر نے جہاں بہت سی مادی سہولتیں فراہم کی ہیں جن کی وجہ سے علمی اور تحقیقی کاموں میں بہت آسانی پیدا ہوگئی ہے، وہاں ایک منفی اثر یہ بھی ہوا ہے کہ اہل مغرب کی پیدا کردہ بہت ساری غلط فہمیاں اور گمراہیاں تیزی سے عام ہوئی ہیں۔ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں یوں تو اہل مغرب صدیوں سے بے بنیاد باتیں کہتے چلے آرہے تھے، لیکن ان کے اثرات ایک بہت قلیل طبقے تک محدود تھے، لیکن اب یہ خیالات گھر گھر عام ہورہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کی غیر معمولی تاثیر حقیقتاً اسلام کے حق میں بھی استعمال ہورہی ہے لیکن اسلام کے دفاع سے کہیں زیادہ یہ تمام ذرائع و وسائل اسلام کے خلاف ہی استعمال ہوتے نظر آتے ہیں۔

الحمدللہ! یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ میں انسانیت کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ کرہ ارض پر جب سے انسانی شعور نے آنکھ کھولی ہے، وہ ایک اہم سوال کے حل میں سرگرم عمل رہی ہے کہ اس دُنیا میں امن و سلامتی کا حصول کس طرح ممکن ہو؟ عصر حاضر کا انسان بھی اسی سوال کے حل میں اپنی ذہنی وفکری توانائیاں صرف کر رہا ہے۔ انسانیت کے اس اہم مسئلہ کے حل کے لئے اگر ہم رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی سیرت طیبہ کی طرف رجوع کریں تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی پاکیزہ محنت سے نہ صرف جزیرۃ العرب امن و سلامتی سے متعارف ہوا، بلکہ پوری دُنیا کے لئے رشد و ہدایت کی ایسی قندیلیں روشن ہوئیں،

جو رہتی دُنیا تک انسانیت کے لئے امن وسکون اور عافیت واطمینان کی راہ دکھاتی ہیں۔آپ ﷺ نے نوعِ انسانی کی ہدایت واصلاح تعمیر وترقی اور پورے عالم میں امن وسلامتی کی بقاء کے لئے بنیادی اور قائدانہ کردار ادا کیا، گویا کہ آپ ﷺ نے اپنی رسالت کا حق ادا کر دیا۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسانیت کے ہر مسئلے کا حل آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے لازوال اور ابدی پیغام میں موجود ہے۔

الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالٰی نے آپ ﷺ کے اِس مبارک مشن میں آپ ﷺ کی اُمت کا انتخاب فرمایا تاکہ قیامت تک آنے والے انسان آپ ﷺ کی رحمت سے استفادہ حاصل کرتے رہیں، کیونکہ آپ ﷺ کو ساری انسانیت کے لئے نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔یہ امت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کو آج کے دَور کے تقاضوں کے مطابق دُنیا کے سامنے پیش کر کے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو۔

اللہ تبارک وتعالٰی سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ امت مسلمہ کو صحیح حسن بصیرت عطا فرمائے اور ساری انسانیت کو کامل ہدایت عطا فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّھِمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رحمۃ للعالمین ﷺ اور عصرِ حاضر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سوال: ”رحمۃ للعالمین“ کے کیا معنی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم کی کس آیت مبارکہ میں پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کو ”رحمۃ للعالمین“ سے مخاطب فرمایا ہے؟

جواب: ”رحمۃ للعالمین“ .....کے معنی ”تمام جہانوں کے لئے رحمت“ کے ہیں۔ اللہ ﷻ نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے بارے میں قرآن حکیم کی سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ میں فرمایا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

﴿ترجمہ﴾

”اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے“۔

سوال: کیا اللہ ﷻ نے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو ساری انسانیت کی طرف مبعوث فرمایا ہے؟

جواب: اللہ ﷻ نے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کو ساری انسانیت

کے لئے آخری نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ قرآن حکیم کی سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۸ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾

’’(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اے انسانوں! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف، اُسی اللہ کا جس کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، سو ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے نبی اُمّی (ﷺ) پر، جو خود ایمان رکھتا ہے اللہ اور اُس کے کلاموں پر، اور اس کی پیروی کرتے رہو تا کہ تم راہ پا جاؤ‘‘۔

اللہ ﷻ نے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے بارے میں قرآن حکیم کی سورۃ سبا کی آیت نمبر ۲۸ میں فرمایا ہے:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا
وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾

(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو سب انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، لیکن اس بات کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

سوال: کیا پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول ہوسکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ شانہٗ نے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس پر سلسلہ نبوت کو ختم فرمایا، اب آپ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی اور رسول مبعوث نہیں ہوگا اور نہ ہی آپ ﷺ کے بعد کسی پر کسی قسم کی وحی کا نزول ہوسکتا ہے۔ اسلام کا یہی عقیدہ "ختم نبوت" کے مبارک نام سے مشہور و معروف ہے۔

اللہ جل جلالہ نے قرآن حکیم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں فرمایا ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ
وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ○

﴿ترجمہ﴾

محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

ختم نبوت کے بارے میں احادیثِ مبارکہ

❁ رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔

(ترمذی شریف)

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مثال، جو مجھ سے پہلے تھے، اُس شخص کی مثال کی طرح ہے کہ جس نے ایک گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ اور خوبصورت بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگائی (آپ ﷺ نے فرمایا) میں نے اس جگہ کو پُر کیا اور مجھ سے ہی قصرِ نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔

(بخاری شریف)

❁ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ عنقریب میری اُمت میں تیس کذاب (بہت زیادہ جھوٹے) ظاہر ہوں گے، جن میں سے ہر ایک اپنے نبی ہونے کا (جھوٹا) دعویٰ کرے گا، حالانکہ میں (اللہ تعالیٰ کا) آخری رسول ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (ترمذی شریف)

سوال: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیغمبرِ اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے بارے میں انبیاءِ سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی آپ ﷺ کے بارے میں کوئی عہد و پیمان لیا تھا؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیغمبرِ اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس کو جن خصائص وفضائل سے نوازا، اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ جس نبی کے عہدِ رسالت ونبوت میں میرا آخری رسول (حضرت محمد ﷺ) مبعوث ہو جائے گا تو آپ کا فرض ہے کہ اُن پر ایمان لائیں، اُن کی اتباع کریں اور اُن کی مدد ونصرت میں لگ جائیں۔ اگر کسی کی زندگی میں یہ واقعہ رونما نہ ہو تو اپنی اُمت کو اسی بات کی وصیت کر کے جائیں۔ اس عہد وپیمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشادِ پاک قرآن حکیم کی سورۃ آلِ عمران کی آیات ۸۱ اور ۸۲ میں ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ

وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾

”اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے یہ عہد لیا کہ جو کچھ کتاب وحکمت میں تمہیں عطا کروں، پھر آپ کے پاس میرا رسول (ﷺ) آجائے، جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرنے والا ہو تو آپ اس رسول (ﷺ) پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور اس کی مدد ونصرت کرو گے۔ فرمایا! کیا آپ سب نے اقرار کیا اور میرے اس عہد کو قبول کیا؟ ان سب نے کہا! ہم نے اقرار کیا فرمایا! اب گواہ رہو، اور میں بھی آپ سب کے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر اس (عہد واقرار) کے بعد جو کوئی پھر جائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں“۔

سوال: کیا پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ اپنی ولادت باسعادت سے پہلے ہی معروف ہو چکے تھے؟

جواب: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ اپنی ولادت باسعادت سے صدیوں پہلے ہی معروف ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی پاکیزہ جماعت (حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین) کا مبارک تذکرہ تمام سابقہ الہامی کتب میں موجود ہے۔ اہل کتاب کو یہ بھی معلوم تھا کہ

- آپ ﷺ کہاں مبعوث ہوں گے؟
- آپ ﷺ کہاں ہجرت فرمائیں گے؟
- آپ ﷺ کی بعثت سے قبل یہودی جب عرب مشرکین سے مغلوب ہوتے تو وہ یہ دُعا کیا کرتے تھے:

"(اے پروردگار)! نبی آخر الزمان ﷺ جلد ظاہر ہوں تاکہ ہم اُن کے ساتھ مل کر ان کافروں پر غلبہ حاصل کریں"۔

(بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

سوال: کیا اہل کتاب کو معلوم ہے کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اِس دُنیا میں تشریف لا چکے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اہل کتاب کو معلوم ہے کہ پیغمبر اسلام، نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ اِس دُنیا میں تشریف لا چکے ہیں۔

اللہ ﷻ قرآن حکیم کی سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۴۶ میں فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

﴿ترجمہ﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی، وہ آپ ﷺ کو ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو اور ان میں سے ایک فرقہ جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے۔

سوال: اب جب کہ پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ ساری انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول کی حیثیت سے تشریف لا چکے ہیں تو سارے انسانوں کی اوّلین ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا سارے انسانوں کی طرف مبعوث ہونا اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا آخری رسول ہونا، اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دُنیا کا ہر انسان اور قیامت تک آنے والے سارے انسان آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین ''اسلام'' کو اپنا مذہب مانیں اور اُس کی پیروی کریں۔ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی نبوت کو نہیں مانتا اور اسلام قبول نہیں کرتا ہے تو وہ آپ ﷺ کی نہیں، بلکہ خالق کائنات، اللہ ربّ العالمین کے خلاف بغاوت کر رہا ہے، کیونکہ اللہ وحدہٗ لاشریک نے آپ ﷺ کو ساری انسانیت کے لئے آخری نبی و رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے۔

سوال: اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کے لئے کس دین کو پسند فرمایا ہے؟

جواب: اللہ جل جلالہ جو کہ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، اُس پاک ذات نے

روئے زمین پر بسنے والے سارے انسانوں کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔
اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۹ میں فرمایا ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

﴿ترجمہ﴾

”بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ (مقبول) دین اسلام ہے“۔

سوال: ساری انسانیت کے لئے نجات کا راستہ کون سا ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک ”دین اسلام“ کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب تسلیم شدہ اور قابل قبول نہ ہوگا اور ”دین اسلام“ کو چھوڑ کر اگر دوسری شریعت کی پیروی کی گئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی قرار نہ پائے گی۔ لہٰذا ”دین اسلام“ ہی واحد ذریعہ نجات ہے۔ اللہ ﷻ کا قرآن حکیم کی سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر ۸۵ میں پاک ارشاد ہے:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ
وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○

﴿ترجمہ﴾

”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا،
وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص
آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں ہوگا“۔

الحمدللہ!

اللہ جل جلالہٗ کے مذکورہ حکمِ عالی سے یہ ثابت ہوگیا کہ اب نجات کا واحد راستہ ''اسلام'' ہے۔ اسی موضوع پر ذیل میں پیغمبر اسلام ، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی مبارک احادیث بیان کی جاتی ہیں:

- پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

''اگر آج موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی زندہ ہوتے تو اُن کو بھی میری اتباع کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ تھا''۔

(مشکوٰۃ شریف)

- پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

''حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب (قربِ قیامت میں) تشریف لائیں گے تو وہ بھی قرآن مجید اور تمہارے نبی ﷺ ہی کے احکام پر عمل کریں گے''۔

(معارف القرآن: جلد ۲)

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

''قسم ہے اُس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اس اُمت کا جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی میری خبر سن لے (یعنی میری نبوت و رسالت کی دعوت اُس کو پہنچ جائے) اور پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے ہوئے

دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو ضرور وہ دوزخیوں میں ہوگا“۔

(مسلم شریف)

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے سوال کیا، یا رسول اللہ! ایک نصرانی شخص ہے، جو انجیل کے موافق عمل کرتا ہے اور اسی طرح ایک یہودی شخص ہے، جو تورات کے احکام پر چلتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے رسول پر بھی ایمان رکھتا ہے، مگر اس کے باوجود آپ ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی شریعت پر نہیں چلتا تو فرمایئے کہ اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! جس یہودی یا جس نصرانی نے میری بابت سن لیا (یعنی میری دعوت اُس کو پہنچ گئی) اور اِس کے بعد بھی اُس نے میری پیروی نہیں کی تو وہ دوزخ میں جانے والا ہے۔

(معارف الحدیث)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

عصر حاضر کی چند خصوصیات

سوال: عصر حاضر سے کیا مراد ہے؟

جواب: ’’عصر‘‘ کے معنی ہیں زمانہ، وقت یا دَور اور ’’حاضر‘‘ کے معنی ہیں، موجود، حال، اس طرح ’’عصر حاضر‘‘ کے معنی ’’موجودہ زمانہ‘‘ کے ہوئے۔ تاریخی لحاظ سے ’’عصر حاضر‘‘ سے مراد طویل انسانی تاریخ کا جدید یا موجودہ دَور ہے، جس میں ہم رہ رہے ہیں۔

سوال: عصر حاضر کی ابتداء کب سے شمار کی جاتی ہے؟

جواب: عصر حاضر کی ابتداء اٹھارویں صدی عیسوی سے شمار کی جاتی ہے، لیکن صحیح معنوں میں گذشتہ دو صدیوں انیسویں اور بیسویں صدی پر مشتمل زمانہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوال: عصر حاضر کی سب سے بڑی خصوصیت کیا ہے؟

جواب: عصر حاضر یا موجودہ دَور کی سب سے بڑی اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سائنسی اور صنعتی ترقی کا دَور یا فنی اور مشینی دَور ہے، یا آسان الفاظ میں ’’سائنس اور ٹیکنالوجی کا دَور‘‘ کہہ سکتے ہیں۔ اس سائنسی اور فنی دَور کا آغاز یورپ سے ہوا اور اس کے بڑے مرکز برطانیہ اور فرانس تھے، جہاں سے ’’صنعتی انقلاب‘‘ پورے یورپ اور امریکہ میں پہنچا۔

سوال: عصر حاضر میں یورپ کی سیاسی برتری سے کیا مراد ہے؟

جواب: یورپی اقوام نے جدید اسلحہ ایجاد کر کے بیسویں صدی کے قریباً نصف اوّل تک امریکہ، ایشیا اور افریقہ کے بیشتر علاقے مختلف یورپی اقوام نے زیرِ نگیں کر لئے۔

سوال: عصر حاضر کس لحاظ سے یورپ کے زوال کا آغاز ہے؟

جواب: عصر حاضر یورپی اقوام کی جہاں سیاسی برتری کا دَور ہے، وہاں اسی دَور میں ہی بیشتر یورپی اقوام کا سیاسی زوال بھی شروع ہوگیا ہے۔ دوسری عالمی جنگ (1945 تا 1948) کے بعد اکثر یورپی نوآبادیات اور مقبوضات اب خودمختار اور آزاد ملک بن چکے ہیں۔

سوال: عصر حاضر میں مسیحیت کی اشاعت کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟

جواب: اس دَور میں جن یورپی اقوام نے سائنسی اور صنعتی ترقی کے ساتھ اس کی بناء پر سیاسی غلبہ حاصل کیا، وہ سب بلحاظ مذہب مسیحی اقوام تھیں۔ اس لئے وہ جہاں بھی گئے، وہاں اُنہوں نے بڑے جوش، ولولے اور تدبر کے ساتھ مسیحی مشنریوں کی بڑی سرپرستی کی۔

سوال: عصر حاضر میں سوشلزم اور کمیونزم کس طرح معرض وجود میں آئے؟

جواب: سائنسی اور صنعتی انقلاب کی وجہ سے جو بڑے بڑے کارخانے اور فیکٹریاں قائم ہوئیں، جس سے سرمایہ دارانہ نظام کو عروج ملا۔ اس انقلاب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی حد سے بڑھی ہوئی سرمایہ داری..... اور سرمایہ دار کی

بڑھتی ہوئی اخلاقی بے راہروی، اخلاقی پستی اور خود غرضی سے مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان اتنی دُوری پیدا ہوگئی، جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی، اس وجہ سے مزدور اور غریب طبقہ میں ایک احساسِ محرومی پیدا ہوئی اور اس کے ردِّ عمل نے انتہاء پسندانہ سرمایہ کاری کے مقابلے پر ایک انتہاء پسندانہ معاشی فکر کو جنم دیا، جسے ''سوشلزم'' اور جس کی انتہائی شکل کو ''کمیونزم'' کہا جاتا ہے۔اسی عصر حاضر میں کمیونزم اپنی سیاسی فتوحات اور انقلابات کی بناء پر مذہب اور سرمایہ داری کے خلاف ایک بڑی قوت بن کر دُنیا کے مختلف ممالک میں نمودار ہوا۔

سوال: حق رائے دہی، جمہوریت اور قومیت سے کیا مراد ہے، ایسے رُجحانات اُبھرنے کے کیا اسباب ہیں؟

جواب: حق رائے دہی:

سیاسی امپریلزم کے بے لگام اختیارات کے مقابلے عوام میں کم از کم بنیادی حقوق، شخصی آزادی، حریت اور مساوات کی طلب پیدا ہوگئی، بعض یورپی ممالک میں جمہوری پارلیمانی حکومتوں کا قیام اسی ردِّ عمل اور طلب مساوات کا نتیجہ تھا اور عوام کو رائے دہی (ووٹ) کا حق ملنا اسی کا ایک مظہر ہے۔

جمہوریت:

عصر حاضر کی سیاسی فکر میں جمہوریت کو ایک مسلمہ حیثیت حاصل ہوگئی ہے، حتیٰ کہ یورپ، امریکہ، بھارت اور عالم اسلام کے بیشتر ممالک جمہوریت ہی

کے مدعی ہیں۔ جمہوریت، حریت اور مساوات کی کشش اور طلب ہی محکوم ملکوں میں آزادی کی تحریکوں کا باعث رہی ہے اور یہ عصر حاضر کی ایک خصوصیت ہے۔

بقول علامہ محمد اقبالؔ:

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

قومیت:

یورپ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بعض معاشی اور معاشرتی بحرانوں پر قابو پانے اور ملکی سیاست کو استحکام دینے کے لئے وطن اور نسل پر مبنی قومیت (Nationalism) کا تصور اُبھرا، اس کا نتیجہ بعض ممالک میں ڈکٹیٹر شپ (جمہوریت کی ضد) کی صورت میں نکلا۔ نیشنلزم کا تصور بھی عصر حاضر کی ایک اہم خصوصیت یا اس دَور کا ایک اہم مسئلہ ہے۔

ایسے صنعتی انقلاب کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بحرانوں پر قابو پانے کے لئے یہ جذبات اُبھارے گئے۔

سوال: عالم اسلام کا سیاسی انحطاط کیسے ہوا؟

جواب: یورپی اقوام نے جن علاقوں میں تسلط جمایا، اس میں سے ایشیا اور افریقہ کے بیشتر علاقے ایسے تھے، جہاں مسلمان بلحاظ آبادی کثرت میں تھے (مثلاً: انڈونیشیا) یا وہ علاقے پہلے مسلمانوں کی حکومت میں شامل تھے (مثلاً: برصغیر

پاک و ہند اور شمالی افریقہ کے ممالک) انیسویں صدی کے آخر پر روس نے وسط ایشیا (Central Asian) کی مسلمان ریاستوں کو ہڑپ کر لیا اور پہلی جنگ عظیم پر یورپی فاتحین نے شمالی سلطنت کے حصے بخرے کر لئے۔ مسلمانوں کے سیاسی زوال کی یہ انتہا تھی کہ ایک آدھ ملک کو چھوڑ کر تمام اسلامی ممالک یورپی اقوام کی محکومی میں چلے گئے اور اپنی سیاسی آزادی کھو بیٹھے۔

سوال: عصر حاضر میں عالم اسلام کی دینی بیداری سے کیا مراد ہے؟

جواب: عصر حاضر نے جہاں ایک طرف یورپی اقوام کا سیاسی عروج دیکھا، وہاں اسی دَور میں ان کے انحطاط و زوال کا آغاز بھی محسوس کیا جانے لگا ہے۔ دَورِ حاضر میں عالم اسلام میں سیاسی اور دینی بیداری کی ایک لہر بھی پیدا ہو گئی ہے، جو دِن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اکثر اسلامی ممالک یورپی تسلط سے آزاد ہو کر خود مختار ہو گئے ہیں اور بقیہ اپنی آزادی کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔

عصر حاضر کی خصوصیات کے مثبت اور منفی اثرات

سوال: عصر حاضر کے مثبت اثرات کیا ہیں؟

جواب: عصر حاضر کی سائنسی اور صنعتی ترقی کی بدولت آج کے انسان کے لئے بے شمار فوائد بھی ہیں، جن کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

❁ مواصلاتی انقلاب

عصر حاضر میں ذرائع آمد و رفت اور تیز رفتاری کے مواصلاتی وسائل نے

پوری دُنیا کو ایک گھر بنا دیا ہے۔ تیز ترین اور محفوظ سفر کی جو سہولیات آج کے دور میں میسر ہیں، وہ پہلے نہ تھیں۔

ذرائع ابلاغ کا انقلاب

عصر حاضر میں ذرائع ابلاغ واطلاع اور پیغام رسانی کی سمعی اور بصری (Audio & Videos) بذریعہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیپ اور کمپیوٹر وغیرہ اس دور کا ایک اعجوبہ ہے۔ ان ذرائع اور وسائل کا تعلیمی، تدریسی اور تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال یقیناً بے شمار نتائج کا حامل ثابت ہو سکتا ہے۔

تعلیمی انقلاب

طباعت کی ایجاد اگرچہ عصر حاضر سے پہلے ہو چکی تھی، تاہم اس فن میں مزید ترقی ہوئی ہے۔ اس فن کے ذریعے کتاب سازی اور مطالعاتی مواد کی تیاری کو ایک صنعتی سائنس بنا دیا ہے۔ دُنیا بھر میں مجموعی طور پر فیصد تناسب خواندگی گزشتہ اَدوار کے مقابلے میں بدرجہا زیادہ ہو گیا ہے۔ آج تعلیم وتدریس کی، خواہ وہ سائنسی ہو یا ادبی ولسانی، نہ صرف اشاعت عام ہو گئی ہے، بلکہ مشینی طباعت کے جدید ترین طریقوں نے اسے بے حد دلکش بنا دیا ہے۔

امن وسکون کی تلاش

عصر حاضر کی دو تباہ کن جنگوں نے انسانیت پر بہت کی بُرا اثر چھوڑا ہے۔ آج کے انسان کے اندر امن وسلامتی کی طلب اور تلاش سکون کی ایک تڑپ

پیدا کردی ہے۔

❁ شوقِ تحقیق

عصر حاضر میں جدید مشینی سہولتوں نے مختلف شعبوں میں قوموں اور ملکوں کے باہمی تعاون کی جو راہیں کھولی ہیں، اس وجہ سے تقابلی مطالعہ اَدیان کا ایک نیا میدانِ علم بھی سامنے آیا ہے اور لوگوں میں تحقیق کا شوق بھی پیدا ہوا ہے۔

❁ سیاسی اور دینی بیداری

یورپی اقوام کے سیاسی تسلط کے خلاف ردِّ عمل کے طور پر عالم اسلام میں سیاسی اور دینی بیداری کی ایک لہر پیدا ہوگئی ہے اور اسلام کے غلبہ ثانی کے لئے ایک تاریخی عمل کی ابتداء ہو چکی ہے، اگرچہ اس کی راہ میں ابھی بہت سی رکاوٹیں موجود ہیں، جو انشاء اللہ آہستہ آہستہ دُور ہوتی چلی جائیں گی۔

سوال: عصر حاضر کے منفی اثرات کیا ہیں؟

جواب: عصر حاضر کی سائنسی اور صنعتی ترقی کے جہاں کئی ایک فوائد بھی ہیں، وہاں وہ اپنے ساتھ کئی برائیاں اور نقصانات بھی لائی ہیں، جن کا خلاصہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

❁ یورپ سے ذہنی مرعوبیت

علوم وفنون میں برتری نے یورپ کو سیاسی غلبہ دیا تو محکوم اور غلام قوموں کے ایک طبقے نے یورپی طرزِ معاشرت اور ثقافت کو بھی سرمایہ افتخار اور معیار

تہذیب سمجھ کر اختیار کرنا شروع کیا۔ اس "مغرب گزیدہ" طبقے کو یورپ اور امریکہ کی ساری ترقی کا راز ان کے علوم وفنون کی بجائے وہاں کے طرزِ معاشرت اور ثقافت میں ہی نظر آنے لگا۔ آج سیاسی خودمختاری اور آزادی حاصل کرنے کے باوجود یورپ کی سابقہ محکوم قومیں (یا کم از کم سرمایہ دار طبقہ) بدستور یورپ کی چمک دمک سے مرعوب ہے اور اہل یورپ کی معاشرتی ثقافت اور ذہنی غلامی میں مبتلا ہے۔ ظاہری طور پر یہ طبقہ معاشرے میں معزز سمجھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت عوام الناس کے دلوں میں ان کے لئے کوئی حقیقی عزت موجود نہیں ہے۔

بے راہروی اور دین بیزاری

یورپ کے صنعتی اور سیاسی انقلابات کے نتیجے میں ان کے ہاں متضاد، انتہاء پسندانہ اور سیاسی افکار نے جنم لیا ہے۔ اہل یورپ نے علمی اور فکری میدان میں اپنی سابقہ محکوم قوموں کو مادہ پرستی، لادینیت، بے راہروی اور دین بیزاری کی میراث بھی دی ہے، جن پر "روشن خیالی" کا خوبصورت لیبل چسپاں کیا گیا ہے۔ بدقسمتی سے دین اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے بے خبر مسلمان ایک ذہنی کشمکش میں مبتلا ہے، اسے اس نفسیاتی ولدل سے نکلنے کی طلب بھی ہے اور اس کو اس سے نکالنے کی ضرورت بھی ہے۔

عصر حاضر میں سیرتِ طیبہ کا مطالعہ

سوال: اہل اسلام کے قلمی علمی ذخیرے یورپ میں کیسے پہنچے؟

جواب: طباعت کی ایجاد سے پہلے تمام کتابیں ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں، اس لئے ان بڑی اور ضخیم کتب سیرت کی موجود تعداد بہت زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ یہ پاکیزہ کتب زیادہ تر بڑے کتب خانوں تک محدود رہتی تھیں۔ مسلمان جب سیاسی لحاظ سے یورپ کے ہاتھوں شکست خوردہ ہوئے تو وہ علمی لحاظ سے بھی لٹ گئے۔ مسلمانوں کے بے شمار علمی خزانے (قلمی کتابیں) یورپ والے، مسلمانوں کے ملکوں سے لے گئے اور یوں مسلمانوں کا بیشتر علمی سرمایہ، جس میں کتب سیرت بھی شامل تھیں، فرانس، جرمنی، برطانیہ، ہالینڈ اور سپین وغیرہ کے کتب خانوں کی زینت بنا۔ اسی بارے میں علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا ہے:

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

اگرچہ مسلمانوں کے اہم اور بڑے کتب خانے بھی ان پاکیزہ کتابوں کے وجود سے یکسر خالی کبھی نہیں ہوئے۔

سوال: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے بارے میں قدیم یورپی مسیحیوں کے تعصبات کے اظہار میں تبدیلی کے اسباب کیا تھے؟

جواب: یورپی مسیحی اقوام نے جب اپنی سائنسی اور صنعتی ترقی کی بدولت اپنی عالمی فتوحات کا دور شروع کیا تو اس وقت ان کے ذہنوں میں صلیبی جنگوں کا زہر کچھ زیادہ تھا۔ اس وقت کے یورپی پادریوں اور مصنفوں نے تحریر وتقریر کے ذریعے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں عجیب و غریب خرافات پھیلائیں۔ اس کے برعکس عصر حاضر کے سائنسی اور علمی انداز فکرو تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ (میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اور میری روح آپ ﷺ پر فدا ہو) کے خلاف یورپی پادریوں کی اس قسم کی بکواس کا طلسم ٹوٹ گیا۔ مذہبی تعصبات کے باوجود اب اندازِ تحریر علمی اور تحقیقی ہو گیا ہے اور کتابوں کے حوالے سے بات ہونے لگی ہے۔ خود یورپی مؤلفین میں متعدد ایسے اہل قلم اس دور میں سامنے آئے ہیں، جنہوں نے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے خلاف اپنے ہم مذہبوں کی خرافات کی تردید کی اور بڑی حد تک آپ ﷺ کے بارے میں انصاف اور حقیقت پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں میں بھی سیرتِ طیبہ سے متعلق یورپی تعصبات کا پردہ چاک کرنے کے لئے تالیفاتِ سیرت کا ایک سلسلہ شروع ہوا، جو اب تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

(انشاء اللہ العزیز)

سوال: سیرت نبوی ﷺ میں کس جانب سے افراط وتفریط داخل ہوئی؟

جواب: مسلمانوں کے سیاسی زوال کا دور اِن کے علمی انحطاط کا دور بھی تھا۔

سیرت نبوی ﷺ کے بارے میں دو اطراف سے افراط و تفریط داخل ہوئی:

- ایک طرف یورپی پادریوں نے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس کے خلاف بے بنیاد اور جاہلانہ باتیں لکھیں۔
- دوسری طرف عشق و محبت اور تعظیم و عقیدت کے نام پر خود مسلمانوں نے سیرتِ طیبہ میں فرضی قصے گھڑ کر آپ ﷺ کی طرف منسوب کر دیئے۔ اس کے نتیجے میں سیرتِ طیبہ کے اصل تابدار پہلو اور آپ ﷺ کے پاکیزہ اسوہ حسنہ کے نمایاں اور واجب الاتباع گوشے نظر انداز ہو گئے۔

اس افراط و تفریط سے بچ کر اور اس سے بچانے کے لئے سیرت طیبہ کا اس کے اصل مآخذ سے، مگر جدید علمی اور تحقیقی انداز میں مطالعہ کرنا اور اس کی اشاعت کرنا، مسلمان اہل علم کے لئے عصر حاضر کا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا شکر ہے کہ گزشتہ صدی میں اس نقطہ نظر سے سیرتِ طیبہ پر مختلف زبانوں میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔

سوال: سیرتِ نبوی ﷺ کے بارے میں اہل یورپ نے کون سی قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں؟

جواب: اہل یورپ نے اپنے دورِ عروج میں اقوام عالم اور خصوصاً مذاہب عالم کی زبانوں کی تعلیم میں بھی نام پیدا کیا ہے، اس کے اسباب سیاسی بھی تھے اور علمی بھی۔ جرمنی، فرانس، ہالینڈ اور برطانیہ میں عربی زبان و ادب کے بھی کئی ماہرین

پیدا ہوئے۔ اہل یورپ جن قلمی کتابوں کو اپنے ساتھ لے گئے تھے، انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کی اہم کتابوں کو شائع کرنے کا کام بھی شروع کیا۔ ہماری بے شمار علمی کتابیں سب سے پہلے یورپ سے ہی شائع ہوئیں، ان میں اہم کتبِ سیرت بھی شامل تھیں، مثلاً:

- سیرت ابن ہشام کو سب سے پہلے ایک جرمن "فرڈی نینڈ وسٹن فیلڈ" نے گوٹنجن (جرمنی) سے 1276ہجری / 1858ء میں شائع کیا۔
- طبقات ابن سعد کی تصحیح اور اشاعت کا کام چار جرمن مستشرقین نے کیا اور یہ کام 1905ء اور 1912ء کے درمیان مکمل ہوا۔ بعد میں مصر اور شام سے بھی اس کتاب اور اس کے علاوہ دیگر کتبِ سیرت کے اچھے اور بہتر ایڈیشن شائع ہوئے، مگر ابتداء بہرحال یورپ سے ہوئی تھی۔

سوال: عالم اسلام میں سیرتِ طیبہ پر کئے گئے کسی علمی و تحقیقی کام کی وضاحت کیجئے؟

جواب: سیرتِ طیبہ سے متعلق قدیم قلمی کتابوں کی تحقیق اور اشاعت اور پھر اس کے نتیجے میں اعلیٰ پایہ کی علمی اور تحقیقی کتب سیرت کی تالیف اور تصنیف کا کام عصر حاضر کی ایک نمایاں خصوصیت بھی ہے اور ضرورت بھی۔ اُردو زبان میں سیرت پر اس پہلو سے تحقیق کا بہترین نمونہ علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت النبی ﷺ کی چھ جلدیں ہیں۔

سوال: عصر حاضر کی کسی مشہور کتاب سیرت کے ترجمے کا ذکر کیجئے؟

جواب: عصر حاضر میں مطالعہ واشاعتِ سیرت کا ایک خاص پہلو یہ بھی سامنے آیا ہے کہ اس دَور میں سیرتِ طیبہ کی متعدد اور اہم کتابوں کے ترجمے بھی مختلف یورپی اور ایشیائی زبانوں میں ہو گئے ہیں۔

الحمدللہ! سیرت ابن ہشام کا انگریزی اور اُردو ترجمہ ہوا۔

سوال: تراجم سیرتِ طیبہ کا فائدہ کیا ہے؟

جواب: سیرتِ طیبہ کے تراجم کی اشاعت سے مطالعہ سیرت کو ایک وسعت حاصل ہو گئی ہے، جو مسلمان یا غیر مسلم براہِ راست عربی مصادر سے استفادہ نہیں کر سکتے، ان کے لئے تراجم بھی حصول علم کی حد تک کافی فائدہ مند ہیں۔

سوال: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر جزوی کتابیں لکھنے اور تخصص پر زور دینے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: عصر حاضر کی سائنسی ترقی نے آج کے انسان کو وقت اور محنت کی بچت کا عادی بنا دیا ہے، جس طرح وہ دنوں کا سفر گھنٹوں میں کرنا چاہتا ہے، اسی طرح انسان کے پاس بڑی ضخیم کتابوں کے پڑھنے کا وقت نہیں ہے اور پھر سیرتِ طیبہ تو ایسا وسیع مضمون ہے کہ جس پر بالتفصیل لکھنے کے لئے کئی کئی جلدیں درکار ہیں۔ اس کے ساتھ دوسری طرف سائنسی اور علمی اندازِ تحقیق نے کسی بھی علم میں وسعت اور جامعیت سے زیادہ امتیازی ماہرانہ انفرادیت

اور گہری خصوصی مہارت (Specialization) کو معیارِ کمال قرار دے لیا ہے۔ ڈاکٹری اور انجینئرنگ کو ہی لے لیجئے، ایک ایک انسانی عضو اور ایک ایک مشینی پرزے کے لئے مخصوص ڈاکٹر اور مخصوص انجینئر درکار ہوتا ہے۔ پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے مطالعے اور اس سے متعلق تالیفات اور نگارشات پر بھی اِن دو نئے عصری رُجحانات یعنی ''اختصار'' اور ''تخصص'' کے اثرات مختلف صورتوں میں ظاہر ہوئے ہیں۔ پوری سیرتِ طیبہ (واقعات اور تعلیمات) کی بجائے سیرتِ پاک کے کسی خاص گوشے، یا خاص پہلو یا کسی خاص واقعہ اور کسی خاص ''دَورِ سیرت'' کے واقعات کو موضوع بحث بنانا، آج کل کا ایک عام رُجحان ہے۔ مثلاً: حضور اقدس ﷺ کی پاکیزہ فوجی زندگی کے متعلق فوجی ماہرین مستقل کتابیں لکھ چکے ہیں، جن میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے جنرل محمد اکبر (ریٹائرڈ) اور بریگیڈیر گلزار (ریٹائرڈ)، عراق کے سابق وزیر دفاع محمود شیث خطاب اور شام کے جنرل مصطفےٰ طلاس (ریٹائرڈ) کی کتابیں قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ حضور اقدس ﷺ کے ایک ایک غزوہ کے تحقیقی مطالعے پر مبنی الگ الگ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اسی طرح پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مثلاً: عہدِ نبوی ﷺ کا نظام حکمرانی ..... آپ ﷺ کا نظامِ تعلیم ..... آپ ﷺ کا بچپن مبارک ..... آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی ..... آپ ﷺ کے قضایا (مقدموں کے فیصلے) وغیرہ الگ الگ موضوعات پر مستقل تالیفات موجود ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کی

سیرتِ طیبہ کے کسی ایک پہلو پر مختلف علماء کرام کے لکھے ہوئے ''مقالاتِ سیرت'' کی اشاعت بھی اسی رُجحان کا مظہر ہے۔

سوال: عصر حاضر میں سیرتِ طیبہ کے بارے میں صحافت کی کیا خدمات ہیں؟

جواب: عصر حاضر میں علمی معلومات کی اشاعت اور ترویج میں صحافت کا بھی بڑا اہم کردار ہے۔ اخبارات اور رسائل پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں پر مختصر مضامین شائع کر کے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات کے بہم پہنچانے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے اخبارات اور رسائل میں خصوصی اشاعت عصر حاضر میں مطالعہ سیرت کا اہم ذریعہ بھی ہیں اور اس دَور کی سیرت نگاری کی ایک خصوصیت بھی ہے۔

سوال: سیرت کانفرنسوں اور جلسہ ہائے سیرت کی افادیت کیا ہے؟

جواب: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر منعقد کی جانے والی سیرت کانفرنسوں اور جلسہ ہائے سیرت کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ ان میں سیرت طیبہ کا علمی بنیادوں پر مطالعہ کیا جاتا ہے اور عمدہ مقالات عوام الناس کے سامنے آتے ہیں۔ علوم وفنون کی اشاعت کے سمعی و بصری ذرائع کی ترقی اور وسائل سفر کی آسانیوں نے اب ماہرین کی کانفرنسوں، سیمناروں اور مجالس مذاکرہ کا انعقاد ضروری بھی بنادیا ہے اور آسان بھی۔

اب ایک نہیں، مختلف علاقوں، شہروں بلکہ ملکوں کے نامور ماہرین بھی بیک وقت کسی ایک موضوع کے مختلف گوشوں پر اپنی عالمانہ تحقیق پیش کر سکتے ہیں۔ اب سیرت کانفرنس محض "محفل میلاد" نہیں رہیں، بلکہ ان میں علم اور تخصص کا رنگ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ تعلیمی اداروں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ..... نیز شہروں کی مساجد اور دینی مدارس میں، ثقافتی اور علمی مراکز میں جلسہ ہائے سیرت کے علاوہ اب تو مختلف ممالک میں سیرت کانفرنسوں کا سالانہ بلکہ بین الاقوامی سیرت کانفرنس کا انعقاد بھی ہونے لگا ہے۔ یہ مطالعہ سیرت طیبہ کی ترویج کا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے۔ ایسی کانفرنسوں کے اختتام کے بعد ان میں پیش کئے گئے مقالاتِ سیرت کی کتابی صورت میں اشاعت سے کانفرنس میں شرکت نہ کر سکنے والوں کے لئے مطالعہ سیرت کا بہترین اور عصری ضروریات کا مواد مہیا ہوتا ہے۔ مطالعہ سیرت کا یہ انداز بھی عصر حاضر کی خصوصیات میں سے ہے۔

سوال: بچوں کے لئے ادبِ سیرت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: بچوں کے لئے کتابیں اور رسائل دَورِ حاضر کی کتابی صنعت اور جدید فنِ تعلیم و تربیت کا ایک نہایت اہم حصہ ہیں۔ بچوں کے لئے پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ پر مشتمل ایسے کتابچے اور حکایات کے مجموعے جو بلحاظ زبان بچوں کے لئے قابل فہم ہوں، یہ بھی عصر حاضر کی ایک ایسی خصوصیت ہے، جس کا پہلے وجود نہ تھا۔

سوال: کتابیاتِ سیرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مختلف علوم وفنون پر لکھی گئی کتابوں کے ذکر (کتابیات) پر مشتمل کتابوں کی تالیف کا رواج اگرچہ مسلمانوں کے ہاں تو آج سے ہزاروں سال پہلے شروع ہوگیا تھا، تاہم صرف کتبِ سیرت پر توجہ دے کر سیرت سے متعلق مستقل تالیفات، یعنی صرف کتابیاتِ سیرت یا فہرست کتبِ سیرت کی شکل نہیں دی گئی تھی۔ عصر حاضر میں اب اس اہم کام پر توجہ کی جانے لگی ہے اور پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر دُنیا کی مختلف زبانوں میں لکھی گئی کتابوں کی کچھ فہرستیں الگ اور مستقل کتابوں کی شکل میں شائع کی گئی ہیں۔

سوال: کتابیاتِ سیرت کی وسعت کا اندازہ کیا ہے؟

جواب: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ پر دُنیا بھر کی مختلف زبانوں میں اب تک جو کتابیں لکھی جا چکی ہیں، ان کا شمار بھی دشوار کام ہے۔ کچھ عرصہ پہلے اقوام متحدہ کے ایک ادارے کی طرف سے لئے گئے جائزے کے مطابق جتنی کتابیں پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں لکھی گئی ہیں، اس کا عشرِ عشیر یعنی دسواں بلکہ اس سے کم حصہ بھی دُنیا کی کسی دوسری شخصیت کے بارے میں نہیں لکھا گیا۔ کتب سیرت کی فہرست کے ساتھ اگر حضور اقدس ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر مقالاتِ سیرت اور مضامین کا بھی ایک اشاریہ (انڈیکس) تیار کیا جائے، جو دُنیا کے اخبارات اور رسائل میں شائع

ہوتے ہیں، تو یہ غالباً دُنیا کی سب سے بڑی کتاب ”کتابیاتِ سیرت طیبہ“ بن جائے گی، مگر ایسی کتاب کی تیاری کے لئے مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں کے علماء کرام کے باہمی تعاون کی ضرورت ہوگی۔

سوال: کیا کتبِ سیرت کی نمائش سے علمی اور تعلیمی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں؟

جواب: کتبِ سیرت کی نمائشیں معلومات میں اضافے کا باعث اور مزید مطالعے کے لئے محرک ثابت ہوتی ہیں۔

سوال: عصر حاضر کی مشکلات کا حل کیا ہے؟

جواب: عصر حاضر میں آج کا انسان مسلمان ہو یا غیر مسلمان..... ایک طرف تو وہ انتہاء پسندانہ سیاسی اور معاشی افکار مثلاً: سرمایہ داریت اور اشتراکیت، قومیت اور جمہوریت وغیرہ کے درمیان خلفشار کا شکار ہے۔ دوسری طرف مشینی اور صنعتی آسائشوں نے اسے مادی لذت کا پرستار بنا دیا ہے۔ تیسری طرف بڑی طاقتوں کے تباہ کن اسلحہ اور اپنی اپنی طاقت کے نشے نے پوری دُنیا کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر رکھا ہے اور ان سب چیزوں نے مل کر آج کے انسان کو ذہنی سکون اور قلبی اطمینان سے محروم کر رکھا ہے۔

الحمدللہ! پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور آپ ﷺ کی علمی سیرتِ طیبہ کے مطالعے میں ان تمام عوارض کا علاج اور انسان کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کا حل موجود ہے۔ آج دُنیا جس امن و سکون اور

نجات وسلامتی کے حصول کے بے چین ہے، وہ اسلام میں ..... قرآن حکیم کے پیغام اور صاحبِ قرآن کے عملی نمونے میں ..... موجود ہے۔

انگریزی کے مشہور نوبل انعام یافتہ ادیب و نقاد" جارج برناڈ شا" پیغمبرِ اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی شانِ اقدس میں تحریر فرماتے ہیں:

"میں نے ہمیشہ محمد ﷺ کے مذہب کو نہایت قدر و احترام سے دیکھا ہے کیونکہ یہ مذہب مضبوط بنیادوں پر استوار ہے اور یہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں اہلیت ہے کہ جدید عصری تقاضوں سے عہدہ برآ ہو کر ان سے ہم آہنگ ہو سکے اور ہر دَور کے لوگوں کے لئے قابلِ قبول ہو، محمد ﷺ کو انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہئے.......... مجھے کامل یقین ہے کہ اگر محمد ﷺ جیسی کوئی شخصیت آج اِس عصرِ حاضر میں تمام دُنیا پر حکمران ہو جائے تو وہ تمام دُنیا کے مسائل و مشکلات کو ایسے طریقے سے حل کر دیں کہ تمام عالم میں امن اور خوشحالی کا دَور دورہ ہو جائے"۔

(بحوالہ: وہ عہد کا رسول ﷺ)

سوال: پیغمبرِ اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے سلسلے میں مسلمانوں پر کیا فرض عائد ہوتا ہے اور کیوں؟

جواب: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں، اب قیامت تک کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ قربِ قیامت میں، جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں گے، تو وہ بھی حضور اقدس ﷺ کی شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہوں گے اور آپ ﷺ کے ''اُمتی'' کی حیثیت سے زندگی گزاریں گے۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل تمام مسلمانوں (مردوں اور عورتوں) پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کو سیکھیں اور اِن پر عمل کریں اور اِن پاکیزہ تعلیمات کو سارے عالم میں زندہ کرنے کی محنت و کوشش کریں، کیونکہ جس طرح حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں، اسی طرح آپ ﷺ کی امت بھی آخری امت ہے، ساری انسانیت تک آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو پہنچانا، امت مسلمہ کی اولین ذمہ داری ہے۔

سوال: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی روشنی میں آپ ﷺ کی پاکیزہ محنت کی ترتیب اور وہ کون سے اعمال تھے، جس کی بدولت معاشرہ دُنیا میں ہی جنت کا نمونہ بن گیا؟

جواب: پیغمبر اسلام، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کے قلب اطہر میں یہ فکر مبارک تھی کہ ساری انسانیت جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والی بن جائے۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا آپ ﷺ کا مقصد حیات تھا۔ آپ ﷺ نے ''دعوت الی اللہ'' والی پاکیزہ محنت کو اختیار فرمایا اور اپنی پاکیزہ جماعت، حضرات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی اسی محنت پر ڈالا۔

- حضور اقدس ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے دلوں میں توحید کی شمع روشن کی، یعنی دلوں سے غلط یقین نکال کر ایک اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے سب کچھ ہونے کا یقین پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ کے مکی دَور میں ایمان ہی کی زیادہ محنت ہوئی ہے، اسی لئے صحابہ کرامؓ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے ہم نے ایمان سیکھا، پھر ہم نے قرآن سیکھا۔

- رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اپنی پاکیزہ جماعت کو آخرت والا بنایا اور جنت کا شوق دلایا۔ نیز حضرات صحابہ کرامؓ میں اعمال کا شوق پیدا فرمایا اور بُرائی سے نفرت دلائی۔

- رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے پہلے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر فرمائی اور اپنے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو مسجد والا بنایا اور ''دعوت الی اللہ'' کی مبارک محنت کے پیش نظر مسجد کو مرکز بنایا۔ مسجد نبوی ﷺ جہاں مسلمانوں کے لئے بیک وقت مرکز عبادت تھی، وہاں ساتھ ہی دینی علوم کی عظیم درسگاہ اور دعوت و تبلیغ کا عالمی مرکز بھی تھی۔

- رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اپنے جانثار صحابہؓ کو سلسلہ مؤاخات کی لڑی میں پرو دیا، دو دو کی جوڑیاں بنا دیں اور دین کو پورے عالم میں زندہ کرنے والا بنا دیا۔

- رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے غیر مسلموں سے امن کے معاہدے

فرمائے اور اُنہیں یقین دلایا کہ ”اسلام“ ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے، جس میں امن وسلامتی ہے، تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔اس میں کسی قسم کی دہشت گردی اور انتہاپسندی کی گنجائش نہیں ہے۔

❁ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے دعوت وتبلیغ کے قافلے بیرون ممالک روانہ فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلام کا پیغام اُس دَور کے دیگر سلاطین اور حکمرانوں تک بھی پہنچا۔

❁ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے اجتماعی احکامات ملے اور اسلامی قوانین نازل ہوئے، جن میں جمعہ کی ابتداء ہوئی، شراب کو حرام قرار دیا گیا، سود کی ممانعت ہوئی اور اذان کا طریقہ رائج ہوا۔

❁ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی عالی محنت سے مدینہ منورہ میں امن و امان بحال ہوگیا اور اللہ جل شانہٗ نے آپ ﷺ کی پاکیزہ محنت کو سارے عالم میں ہدایت کے آجانے کا ذریعہ بنایا۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کی پاکیزہ محنت کے اعمال

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ میں ”دعوت الی اللہ“ کی مبارک محنت کے پیش نظر ایسے اعمال شروع فرمائے، جن کی برکت سے نُور کا وہ سیلاب پھوٹا، جس کی روشنی نے نہ صرف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے قلوب کو نورِ ایمانی سے چمکا دیا، بلکہ پورے عالم کو منور فرما دیا۔آپ ﷺ کی پاکیزہ

محنت کے یہ مبارک اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

رات کو کرنے والے اعمال

- تہجد کی نماز کا اہتمام
- قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام
- اللہ جل شانہٗ کے ذکر کا اہتمام
- دُعاؤں کا اہتمام

دن کو کرنے والے اعمال:

- دعوت الی اللہ
- تعلیم و تعلّم (سیکھنا اور سکھانا)
- ذکر و عبادت ..... اور
- خدمت

الحمدللہ! امت مسلمہ اگر آج بھی رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی پاکیزہ محنت کے اِن مبارک اعمال کو اختیار کرلے تو اللہ جل شانہٗ اپنی قدرتِ کاملہ سے سارے دین کو سارے عالم میں زندہ فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ امت مسلمہ کو صحیح حسن بصیرت عطا فرمائے اور ساری انسانیت کو کامل ہدایت عطا فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا